جلد ۴۳/۸	۱۴ تبوک ۱۳۳۳ھش	۱۴ ستمبر ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۵۰

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے پنجاب سے مزید دو لاکھ روپیہ عنقریب بھیجدیا جائے گا

پنجاب کی ریلیف کمیٹی کی طرف سے مشرقی بنگال میں امدادی کام کیلئے رضاکارانہ خدمات کا مطالبہ

لاہور ۱۳ ستمبر آج مشرقی بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کا ایک اجلاس سردار عبدالحمید خان دستی وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت سول سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ چند دنوں کے اندر اندر پنجاب سے مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ کی دوسری امدادی قسط مرکزی ریلیف کمیٹی کے پاس بھیجدی جائیگی۔ کمیٹی کے اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ اُن رضاکاروں کی ایک فہرست مرتب کی جائے۔ جو مشرقی بنگال میں امدادی کام کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں۔ کمیٹی نے قومی خدمت کا جذبہ رکھنے والے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اطلاع پانے پر مشرقی بنگال جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔

رضاکاروں کو اپنی پیشکش میں یہ بتانا ہوگا کہ آیا وہ اپنے اخراجات پر مشرقی بنگال جا سکتے ہیں۔ اور وہ وہاں کونسی خدمات بجا لاسکیں گے۔ کمیٹی نے والنٹیروں سے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ ہیضہ اور ٹائیفائڈ کے دو دو ٹیکے لگوالیں۔ جو رضاکار اپنے اخراجات پر مشرقی بنگال جا سکتے ہیں۔ ان کے لے جانے کا انتظام کمیٹی خود کرے گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور میں تشریف آوری

لاہور ۱۳ ستمبر آج صبح نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ربوہ سے لاہور تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بغرض علاج یہاں تشریف لائے ہیں حضور کی طبیعت بدستور علیل ہے۔

اس سے قبل مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق ۱۰ ستمبر کی حسب ذیل اطلاع بذریعہ ڈاک موصول ہوئی تھی۔

"گلا خراب ہے سر میں درد ہے اور پاؤں میں بھی تکلیف ہے" ـــــ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے قیام لاہور کے عرصہ تک مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ربوہ کا امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

روس جاپان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے پر آمادہ ہے

وزیر اعظم روس مسٹر مالنکوف کا اعلان

ماسکو ۱۳ ستمبر روس نے جاپان سے معمول کے مطابق سفارتی تعلقات قائم کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ روسی وزیر اعظم مسٹر مالنکوف نے ایک جاپانی ایڈیٹر سے ملاقات کے وقت یہ رضامندی ظاہر کی۔ مسٹر مالنکوف نے کہا کہ روس اور جاپان میں معمول کے مطابق سفارتی تعلقات قائم نہ ہونے میں بڑی روک یہ ہے کہ جاپان کی پالیسی پر امریکہ مسلسل اپنا اثر ڈال رہا ہے۔ ادھر حکومت جاپان نے روسی وزیر اعظم کے اس بیان کے بعد سان فرانسسکو کے معاہدہ کے مطابق روس سے معاہدہ صلح کرنے کی پیشکش کی ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے مسٹر مالنکوف کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ روس کا مقصد یہ ہے کہ جاپان اور امریکہ کے تعلقات میں روڑے اٹکائے جائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۱۳ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کی صحت عموماً بہتر ہے تاہم کمزوری بیحد ہے۔ بیخوابی کی شکایت بھی ہے۔ گذشتہ رات آپکو نیند بالکل نہیں آئی ـــــ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

٭ الجزائر ۱۳ ستمبر الجزائر میں زلزلہ سے ہلاک شدگان کی تعداد دس سو تک پہنچ گئی ہے۔ آج امدادی پارٹیوں کو ایک گاؤں سے تین سو سات لاشیں ملیں۔

— روزنامہ الفضل لاہور —

۱۴ ستمبر ۱۹۵۴ء

مذہبی آزادی

بھارت میں ہندو متعصب جماعتیں جن سنگھ مہاسبھا وغیرہ مسلمانوں کے خلاف عوام کو مختلف طریقوں سے اشتعال دلا کر فتنہ انگیزی کرتی ہیں۔ کبھی کوئی شریر پاکستانی جھنڈا کہیں لہرا دیتا ہے۔ کہیں کوئی مورتی ٹوٹ جاتی ہے۔ اور کہیں ذبیحہ گاؤ کا بہانہ بنا لیا جاتا ہے۔ الغرض کئی کئی بہانوں سے غریب مسلمانوں پر ظلم وستم توڑے جاتے ہیں۔ ان کے گھر جلا دیئے جاتے ہیں دوکانیں لوٹ لی جاتی ہیں۔

حالانکہ بھارت کے مسلمانوں نے ذبیحہ گاؤ کو تقریباً ترک کر دیا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی محض شرارت کے لئے اکثر مقامات پر ذبیحہ گاؤ کے خلاف جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ کلکتہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک اسی قسم کا جلوس نکالا گیا۔ جس کی وجہ سے جلوس والوں اور پولیس میں سخت تصادم ہوا۔

گائے ہندوؤں کے نزدیک متبرک جانور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ہم اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ ایک سیکولر حکومت میں کسی ایک مذہبی جماعت کا کیا حق ہے۔ کہ وہ دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے جبر کا استعمال کرے۔ خواہ یہ جبر فتنہ وفساد کی صورت میں ہو۔ اور خواہ اسے ملکی قانون کی صورت دی جائے۔ چنانچہ ذبیحہ گاؤ کے متعلق جلوسوں اور شورش انگیزی کا مطلب شائد یہی ہے۔ کہ حکومت ذبیحہ گاؤ کے لئے سخت سے سخت قانون نافذ کرے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ایک سیکولر حکومت کو محض ایک فریق کی خوشنودی کے لئے ایسا سخت قانون بنانے کا اختیار ہے۔ ایک سیکولر حکومت کا بنیادی اصول یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی مذہبی گروہ کی حکومت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں ہر ایک مذہب کے پیروؤں کو اپنے مذہب کے مطابق عمل کرنے کا کلی اختیار ہوتا ہے۔ اور حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتی جس کی زد کسی چھوٹے سے چھوٹے مذہبی گروہ کے حقوق پر پڑتی ہو

دنیا میں اس طرح کے جتنے فسادات ہوتے ہیں۔ ان کی اکثر وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے خیالات دوسروں پر بالجبر ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمیونزم میں سب سے بڑی برائی یہی ہے۔ کہ وہ پرولتاریہ کو بالجبر برسر اقتدار لانا نہ صرف جائز قرار دیتا ہے بلکہ ضروری سمجھتا ہے۔

کمیونزم تو ایک لادینی تحریک ہے۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریکوں کا تعلق ہے۔ جبر واکراہ صرف وہی تحریکیں استعمال کرتی ہیں۔ جن میں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہوتی۔ جو عقلاً انسان کو اپیل نہیں کر سکتیں۔ اس لئے وہ جبر پر اتر آتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دین میں جبر واکراہ کو بالکل ناجائز ٹھہرایا ہے۔ اور صرف انسان کی عقل کو اپیل کی ہے۔

اس ضمن میں برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو کا ایک حالیہ بیان نہایت سبق آموز ہے۔ وزیر اعظم برما خود بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ لیکن ان کے اس اعلان میں نہ صرف صحیح جمہوری روح جھلکتی ہے۔ بلکہ اس سے اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کا بھی مظاہرہ ہوتا ہے۔ آپ نے ذبیحہ گاؤ کے اہم مسئلہ پر فرمایا ہے۔ کہ

"جب تک برما میں ایک مسلمان بھی باقی رہے گا گائے بیل کی قربانی جاری رہے گی۔ کوئی نہیں جو قربانی کو بند کر سکے۔ میں ایک بدھسٹ ہوتے اور جانوروں کو مارنے سے پرہیز کرنے کے باوجود یہ پسند نہیں کرتا کہ قربانی کے بارے میں کوئی مداخلت کرے . . . .

برما میں بدھ مت کے پیروؤں کی اکثریت ہے دوسرے نمبر پر مسلمان اور تیسرے نمبر پر عیسائی ہیں۔ لیکن ہم یہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اکثریت اقلیت پر دباؤ ڈالے یا ظلم کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ برما میں تمام بسنے والی قومیں ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کریں۔ تاکہ ہر مذہب آزادی سے اپنے آئین کے مطابق مذہبی رسوم ادا کر سکے"

ہم اس اعلان کو محض اس لئے اچھا نہیں سمجھتے کہ یہ مسلمانوں کے حق قربانی کے متعلق ہے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ اصول نہ صرف ایک جمہوری حکومت کے شایان شان ہے۔ بلکہ یہ اسلام کا اصول ہے۔ یہ وہ عظیم الشان اصول ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو یہ دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ دنیا سے فتنہ وفساد کی جڑ کاٹ سکتا ہے۔ یہ اسلامی اصول ہے۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی حکومت یقیناً اسی اصول پر ۔۔۔ ہوئی۔

بے شک یہ اسلامی اصول ہے۔ دنیا کی جمہوری حکومتیں اس اصول کو اپنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ برما کے وزیر اعظم نے اس اصول کی پابندی کا اعلان کر کے جمہوریت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ انہوں نے سیکولرزم کو ایک قدم اور آگے بڑھا دیا ہے:

ہمیں یقین ہے کہ برما کے وزیر اعظم نے جس جوش وخروش سے اس اصول کی پابندی کا اعلان کیا ہے . . . . اسی جوش وخروش سے اسے وہ اپنے ملک میں قائم بھی کریں گے۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ اور یقیناً کامیاب ہوں گے۔ تو برما واقعی ایک ایسا ملک بن جائے گا۔ جو امن کا گہوارہ کہلائے گا۔ اور دنیا کے ممالک میں اس کا عزو وقار بڑھ جائے گا۔ اور یہ حقیقی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ کیونکہ اس کا ہر شہری مخلص ہو کر ملک کی بہبودی میں حصہ لے گا۔ خواہ وہ بدھ ہو مسلمان ہو یا عیسائی ہو:

نامناسب روش

جب سے مولانا نصر اللہ خاں عزیز ایڈیٹر روزنامہ تسنیم رہا ہو کر آئے ہیں۔ اور جب سے مولانا مہیکش روزنامہ "نوائے پاکستان" کی ادارت علیا پر سرفراز ہوئے ہیں۔ یہ دونوں صاحب ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کہ ملک میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہم مصطفیٰؐ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

(کراچی ربوہ کے سفر کے دوران میں)

عشقِ خدا کی مے سے بھرا جام لائے ہیں
ہم مصطفیٰؐ کے ہاتھ پہ اسلام لائے ہیں

عاشق بھی گھر سے نکلے ہیں جاں دینے کے لئے
تشریف آج وہ بھی سرِ بام لائے ہیں

تم غیر کو دکھا کے ہمیں قتل کیوں کرو
ہم کب زباں پہ شکوہ سرِ عام لائے ہیں

ہم اپنے دل کا خون انہیں پیش کرتے ہیں
گلرو کے واسطے مئے گلفام لائے ہیں

دنیا میں اس کے عشق کا چرچا ہے چار سو
تحفہ کے طور پر دلِ بدنام لائے ہیں

قرآں سے ہم نے سیکھی ہے تدبیر بے خطا
صیدِ ہما کے واسطے اک دام لائے ہیں

خطبہ جمعہ

مشرقی پاکستان کے سیلاب زدہ بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرو اور اُن کے لئے جلد سے جلد چندہ جمع کر کے حب الوطنی کا ثبوت دو

پاکستان میں بسنے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حصہ پر تکلیف آئے تو ہمیں احساس ہونا چاہیئے کہ وہ تکلیف ہم پر آئی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ ستمبر ۱۹۵۴ء — بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خطبہ شروع کرنے سے پہلے میں اپنی

بیماری کے متعلق

دوستوں کے بعض سوالات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو میرے سندھ کے قیام میں ہوتے رہے ہیں۔ اور خطوط کے ذریعہ یہاں بھی کئی دوست مجھ سے دریافت کرتے رہے ہیں۔

زخم کے مندمل ہونے کے بعد ڈاکٹروں کی یہ رائے تھی کہ چونکہ گردن کا ایک درمیانہ سائز کا Nerve کٹ گیا ہے۔ اس لئے سر کے اوپر کے حصہ کا گردن کے نچلے حصہ کے ساتھ تعلق نہیں رہا۔ اور اس کی وجہ سے سر کے پچھلے چوتھائی حصہ میں بے حسی پیدا ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت کٹی ہوئی Nerve اپنے آپ کو دوسرے حصہ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرے گی۔ اور کسی نہ کسی طرح راستہ نکال کر کسی دوسری Nerve سے مل جائے گی۔ اور اس طرح دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔ ان کا یہ خیال بھی تھا۔ کہ جب اس قسم کی جدوجہد شروع ہوتی ہے۔ تو دردیں بڑھ جایا کرتی ہیں۔ اور درد کے بڑھ جانے کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی نئی بیماری شروع ہو گئی ہے۔ لیکن دراصل وہ خدا تعالیٰ کے اس

قانون کا اظہار

ہوتا ہے۔ جو اس نے پہلی بیماری کے امالہ اور ازالہ کے لئے بنایا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے دو تین ماہ کے بعد کٹی ہوئی Nerve میں بیداری پیدا ہوئی۔ اس کی بعض شاخیں پیدا ہو گئیں۔ اور اس نے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی اور چیز سے مل جائے۔ لیکن ساتھ ہی ڈاکٹروں کا یہ خیال بھی تھا۔ کہ جسم کے اوپر جو ورم پیدا ہو گیا تھا وہ جلد اتر جائے گا۔ کراچی تک تو وہ ورم زیادہ نہیں تھا۔ کراچی کے بڑے سرجن کو جو گورنمنٹ میڈیکل کالج کے ہیں ورم دکھایا گیا تو انہوں نے بھی بتایا۔ کہ یہ تکلیف عارضی ہے کچھ دنوں تک ہٹ جائے گی۔ انہوں نے مالش بھی تجویز کی۔ جو سر کے پٹھوں کو حرکت دینے والی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اس مالش کی وجہ سے عارضی تکلیف دور ہو جائے گی۔ اور عارضی طور پر اس مالش کا فائدہ بھی ہوا۔ لیکن ورم دُور نہ ہوا۔ بلکہ بعض اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ ورم بجائے کم ہونے کے بڑھنے لگا ہے۔ جب دردیں زیادہ ہوئیں۔ تو

سرجن کی یہ رائے

تھی کہ یہ دردیں طبعی تقاضا کی وجہ سے ہیں۔ کٹی ہوئی (Nerve) نے پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے کسی اور نرو سے ملکر اپنی زندگی کو قائم رکھنا ہے۔ بیچ میں چونکہ گوشت آ جاتا ہے۔ اس لئے کہیں گوشت مروڑا جاتا ہے۔ اور کہیں گوشت چڑھتا ہے۔ اس لئے درد زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن جب میں کراچی سے ناصر آباد پہونچا۔ تو شروع شروع میں تو یہ معلوم ہوا کہ

آب وہوا کی وجہ سے

پہلے کی نسبت تکلیف میں افاقہ ہے۔ بعد میں جب ٹھنڈی ہوا چلی۔ اور سندھ میں ان دنوں رات کے وقت عموماً ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ تو اس کی وجہ سے بعض اوقات گردن میں کھچاؤ محسوس ہونے لگا۔ اور پھر اس کھچاؤ نے بڑھنا شروع کیا۔ ایک طرف تو گردن کے کھچاؤ نے بڑھنا شروع کیا۔ اور دوسری طرف ورم بجائے کم ہونے کے زیادہ ہونا شروع ہو گیا۔ جہاں تک درد کا تعلق تھا ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ یہ طبعی ہے۔ جب نرو (Nerve) بڑھنا شروع کرتی ہے۔ تو درد ہوتا ہی ہے۔ اس کے لئے فکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس درد کے ساتھ زخم کے اوپر اس قسم کی جلن محسوس ہونے لگی۔ جیسے کوئی شخص لوہا تپا کر ہاتھ میں پکڑ لے۔ اس ہاتھ میں جو کیفیت گرم لوہے کو پکڑتے وقت پیدا ہوتی ہے۔ وہی کیفیت اس جلن کی تھی۔ جو زخم کے اوپر کے حصہ میں درد کے ساتھ ساتھ محسوس ہوتی تھی۔ اور یہ ایک علیحدہ چیز تھی۔ درد سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پھر بعض اوقات معمولی سے جھٹکے کے ساتھ گردن میں پیچ پڑ جاتا تھا۔ مثلاً گلے کا بٹن بند کرنے کے لئے سر نیچا کیا تو پیچ پڑ گیا۔ یہ پیچ ہاتھ کا سہارا دے کر اور گردن دبا کر درست ہوتا تھا۔ واللہ اعلم یہ تکلیف ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق طبعی تھی یا غیر طبعی۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ پشاور اور ربوہ سے

متعدد خطوط

مجھے ملے۔ کہ زخم والی جگہ کا ڈاکٹروں سے معائنہ کرانا چاہیئے۔ لیکن میں نے ناصر آباد سے کراچی جانا پسند نہ کیا۔ اور یہ فیصلہ کیا کہ اب آخری ایام ہیں چند دنوں کے بعد پنجاب چلے جانا ہے۔ ربوہ جانے کے بعد لاہور جاؤں گا۔ اور ڈاکٹروں کو دکھاؤں گا۔ ساتھ ہی میں نے کراچی کے سرجن کو مشورہ کے لئے لکھ دیا۔ سرجن کے مشورہ کے مطابق جو جواب مجھے حیدرآباد میں ملا وہ یہی تھا کہ جو علامات پیدا ہوئی ہیں۔ وہ طبعی ہیں۔ لیکن ورم کا ابھی تک قائم رہنا۔ بلکہ بعض اوقات بڑھ جانا یہ چیز اس قابل ہے۔ کہ اس پر دوبارہ غور کیا جائے۔ یہ چیز طبعی نہیں۔ اور

ہمارے اندازہ سے باہر

ہے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی بیماری نہ شروع ہو گئی ہو۔ بہرحال یہ حالات ہیں۔ ناصر آباد میں تکلیف کی جو شدت تھی۔ وہ وہیں سے کم ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اب بھی تکلیف کم ہے۔ لیکن اگر زخم والی جگہ کو دبایا جائے۔ تو ایک قسم کی جلن پیدا ہوتی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اس ہفتہ لاہور جا کر زخم کی جگہ سرجن کو دکھاؤں کراچی کی جماعت نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو تو وہ کراچی کے سرجن کو کار پر ربوہ لے آئیں۔ لیکن میں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ میں پہلے لاہور کے سرجن سے مل لوں۔ اگر اس کی رائے میں کسی دوسرے سرجن سے مشورہ کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ تو کراچی کے سرجن کو بلانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس کے بعد میں مختصر طور پر جماعت کو اس

دردناک واقعہ

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو مشرقی پاکستان میں پیش آیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ آپس میں ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں جس طرح جسم کے ایک عضو میں تکلیف ہو۔ تو دوسرے اعضاء بھی اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح مومنوں کے کسی حصہ کو تکلیف ہو۔ تو ان کے دوسرے حصہ کو بھی تکلیف محسوس کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم اور احادیث میں بعض ایسی باتیں آتی ہیں۔ جن سے لوگ غلطی کھا جاتے ہیں۔

اور حقیقت کو نہیں سمجھتے وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ جو

عام قانون

ایک مذہبی آدمی بیان کرے گا۔ وہ اسے مذہبی اصطلاح میں ہی بیان کرے گا۔ مثلاً جب وہ یہ کہے گا۔ کہ جو لوگ نماز کی پابندی نہیں کریں گے۔ وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ تو یہ صرف ایک مذہبی فقرہ نہیں ہوگا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ جو قومی تحریکیں ہوتی ہیں۔ ان میں اگر قوم سستی اور غفلت سے کام لے گی۔ تو وہ کمزور ہو جائیگی۔ پس یہ قانون صرف نماز کے لئے ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر جگہ چسپاں ہوگا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو۔ اگر تم رسول کی اطاعت نہیں کرتے۔ تو تم گر جاؤ گے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اگر تم رسول اور امام کی اطاعت نہیں کرو گے۔ تو تم گر جاؤ گے۔ بلکہ علمی۔ اقتصادی سیاسی اور قومی لیڈروں کی اطاعت نہ کرنے سے بھی یہی خرابی پیدا ہوگی۔ اگر کوئی قوم اپنے اقتصادی

لیڈر کی اطاعت

نہیں کرتی۔ تو اس کی اقتصادی حالت گر جاتی ہے۔ اگر وہ کسی سیاسی لیڈر کی اطاعت نہیں کرتی۔ تو وہ سیاسی لحاظ سے گر جاتی ہے۔ اگر وہ کسی علمی لیڈر کی اطاعت نہیں کرتی۔ تو وہ علمی لحاظ سے گر جاتی ہے۔ پس مذہبی آدمی اگر کوئی چیز بیان کرے گا۔ تو وہ مذہبی اصطلاح میں ہی بیان کرے گا۔ گو وہ قانون چسپاں ہر جگہ ہوگا۔ پس اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرماتے ہیں۔ کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں۔ جس طرح جسم کے ایک عضو کو تکلیف ہو۔ تو دوسرے اعضاء بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن جماعت کا ایک حصہ جب کوئی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ تو دوسرا حصہ بھی اس تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ تو یہ قانون اگرچہ

مذہبی اصطلاح

میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ہر جگہ چسپاں کیا جائے گا۔ اگر سیاسیات کو لو۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ ایک قوم کے سب شہری ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر ان کے کسی ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو دوسرا حصہ بھی ویسی ہی تکلیف محسوس کریگا۔ اگر تاجر ہیں۔ تو وہاں اس قانون سے یہ مراد ہوگی۔ کہ تمام تاجر ایک جسم کے اعضاء کی طرح ہیں۔ جس طرح ایک عضو کے تکلیف اٹھانے سے جسم کا دوسرا حصہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح تاجروں کے ایک حصہ پر تکلیف آئے۔ تو دوسرے حصہ کو بھی اس کی تکلیف محسوس کرنی چاہیئے۔ اگر لوگ پیشہ ور ہیں۔ تو ہم کہیں گے۔ تمام پیشہ ور ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر ان کے کسی ایک حصہ کو تکلیف پہنچے۔ تو دوسرے لوگوں کو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو یہ فرمایا۔ کہ سب مومن آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر جسم کے ایک حصہ کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو دوسرے اعضاء بھی ویسی ہی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ یہ اصل اور قانون صرف مومنوں کے لئے ہے۔ بلکہ دنیا میں جو گروپ بھی بنے گا۔ اس پر یہ قانون حاوی ہوگا۔ اگر گروپ کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ تکلیف سب کو پہنچنی چاہیئے۔ اگر اس کے کسی حصہ کو وہ تکلیف نہیں پہنچتی۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ وہ حصہ اصل جسم سے کٹ گیا ہے۔

اس قانون کے ماتحت

تمام حکومتیں۔ تمام سیاسی۔ اقتصادی اور علمی اقوام اور تمام گروپ ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو دوسرے سب افراد کو وہ تکلیف محسوس کرنی چاہیئے۔ اگر دوسرے لوگ ایک حصہ کی تکلیف کو محسوس نہیں کرتے تو وہ اقوام اپنے سرکل اور دائرہ میں فیل ہو جائینگی۔ مثلاً امریکہ ہے۔ وہ اندرونی طور پر کئی حصوں پر منقسم ہے۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ مشرقی امریکہ۔ اور مغربی امریکہ۔ لیکن امریکہ کے لفظ میں وہ سب ایک ہی چیز شمار ہوں گے۔ U.S.A ایک ایسا علاقہ ہے۔ جس میں کئی جگہ زبان میں فرق پایا جاتا ہے۔

مختلف اقوام

کے لوگ اس میں آباد ہیں۔ کہیں انگریز آباد ہیں کہیں جرمنوں کی زیادہ تعداد آباد ہے۔ کہیں یہودیوں کی کثرت ہے۔ اور کہیں مشرقی یورپ کی اقوام زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔ غرض مختلف علاقوں میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ جب کسی غیر سے مقابلہ نہ ہو۔ تو کسی کو انگریزوں سے ہمدردی ہوگی۔ کسی کو یہودیوں سے ہمدردی ہوگی۔ اور کسی کو جرمنوں سے ہمدردی ہوگی۔ لیکن جب امریکہ کا سوال آئے گا۔ تو وہ اپنا سب اختلاف بھول جائیں گے۔ وہ بھول جائیں گے۔ کہ وہ یہودی ہیں۔ وہ بھول جائیں گے کہ وہ جرمن ہیں۔ وہ بھول جائیں گے۔ کہ وہ انگریز ہیں۔ غیر کے مقابلہ میں وہ سب ایک قوم ہوں گے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ قاعدہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ گروپ کے ہر فرد کو دوسرے کی تکلیف کا احساس کرنا چاہیئے۔

اسی طرح پاکستان ہے [پاکستان]

مسلمانوں کی متحدہ کوشش

سے بنا ہے۔ اب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان فرمودہ اصل کے ماتحت پاکستان میں بسنے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ ایک گروپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک حصہ پر تکلیف آئے۔ تو باقی سب کو یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تکلیف ہم پر آئی ہے۔ اگر اس کے کسی حصہ میں قحط نمودار ہوتا ہے۔ تو باقی سب حصوں کو بھی احساس ہونا چاہیئے۔ کہ یہ قحط ہم پر ہی آیا ہے۔ اگر سیلاب ایک حصہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ تو باقی حصوں کو بھی یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ سیلاب نے ہم سب کو برباد کر دیا ہے۔ اگر ملک کے ایک حصہ کی تکلیف کو دوسرا حصہ اپنی تکلیف تصور نہیں کرتا۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ جسم سے کٹ گیا ہے۔ اس وقت

ایسٹ پاکستان

میں جو تباہی آئی ہے۔ اور سیلاب کے رنگ میں جو عذاب اس علاقہ پر آیا ہے۔ اس کی کیفیت اخبارات اور رسائل میں چھپتی رہتی ہے۔ لیکن ہمیں مبلغین کی طرف سے بھی رپورٹ آتی رہتی ہے۔ اس وقت تک جو رپورٹیں مبلغین کی طرف سے آئی ہیں۔ انہیں پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہمارے مبلغین نے ایک رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ ایک جگہ کے باشندوں نے جو اچھوت تھے ہمیں فون کیا۔ کہ کوئی شخص ہماری حالت نہیں پوچھتا۔ آپ کم سے کم کوئی آدمی ہمارے پاس بھجوا دیں۔ تا یہ دیکھ کر کہ ملک میں ہمارے ہمدرد بھی موجود ہیں۔ ہماری ہمت بندھ جائے۔ چنانچہ

مبلغین کا وفد

وہاں پہنچا۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ ہر جگہ پانی ہی پانی کھڑا ہے۔ گاؤں میں جانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ گاؤں کا کوئی شخص ایک کشتی لے آیا۔ اور انہیں اس میں بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا۔ گاؤں میں پہنچ کر انہوں نے دیکھا۔ کہ وہاں ایک گھر بھی ایسا نہیں۔ جہاں کوئی شخص چارپائی۔ تختہ یا زمین پر سو سکے۔ سب جگہیں پانی سے بھری پڑی ہیں۔ اور لوگوں نے پانی میں بانس گاڑ کر ان پر گھاس پھونس ڈال رکھا ہے۔ وہ ان بانسوں کی بنی ہوئی چھتوں پر ہی سوتے ہیں۔ اور انہی پر کھانا پکاتے ہیں۔ یہ کیفیت بالکل اسی قسم کی ہے۔ کہ تم میں سے کوئی شخص دریائے چناب میں جا کر بانس گاڑ لے۔ اور ان پر گھاس پھونس ڈال کر وہاں رہنا شروع کر دے۔ اگر تم ایسا کرو بھی۔ تو محض کھیل سمجھ کر کرو گے۔ لیکن وہ لوگ مصیبت کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ ہمیں دیکھ کر گاؤں کے بوڑھے اور جوان مرد اور عورت سب جمع ہو گئے۔ اور وہ اس طرح روئے اور اس طرح انہوں نے گریہ وزاری کی۔ جیسے کوئی

بچھڑا دوست

سالہا سال کی جدائی کے بعد ملا ہو۔ وہ ہمیں دیکھ کر سب کچھ بھول گئے۔ ہم نے انہیں کچھ چاول دیئے۔ اور کہا۔ ہم لوگ غریب ہیں۔ لیکن پھر بھی چاہتے ہیں۔ کہ ہم آپ کی تکلیف میں حصہ لیں۔ انہوں نے چاول واپس کر دیئے۔ اور کہا ہمیں اس بات کا ڈر نہیں کہ ہم فاقوں مر جائیں گے۔ ہم میں سے جس کے پاس کچھ غلہ یا روپے ہیں۔ وہ دوسروں کی مدد کرتا ہے۔ ہمیں صرف یہی احساس تھا۔ کہ ملک میں ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اب آپ آگئے ہیں۔ تو ہمیں سب کچھ مل گیا ہے۔ اب ہم فاقے میں بھی رہیں۔ تو ہمیں اس بات کی پروا نہیں۔ ہمیں اس مدد کی ضرورت نہیں ہم جیسے بھی بن پڑا۔ گزارہ کریں گے۔ ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ ہماری تکلیف کا احساس کرنے والے لوگ ملک میں موجود ہیں۔ دیکھو یہ چیز کتنی

تکلیف دہ

ہے۔ ایک قوم کے افراد بھوکے مرتے ہیں۔ وہ فاقے برداشت کرتے ہیں۔ لیکن وہ مدد قبول نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم اس بات سے خوش ہو گئے ہیں۔ کہ پاکستان میں ہمیں پوچھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اس سے زیادہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اسی علاقہ کے احمدیوں کے متعلق یہ رپورٹ ملی ہے۔ کہ وہ نماز بھی بانسوں کی بنی ہوئی چھتوں پر پڑھتے ہیں۔ گویا نماز پڑھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں مل رہی۔ اب ان کا اپنے ساتھ مقابلہ کرو۔ جب یہاں سیلاب آیا۔ تو اس کا زیادہ زور صرف ایک رات تھا۔ میں ان دنوں ربوہ سے باہر تھا مجھے یہاں سے بیسیوں رپورٹیں گئیں۔ کہ ہم نے گیلیوں کی کشتیاں بنائیں۔ اور ہم نے یوں بہادری اور دلیری کے ساتھ فلاں فلاں گاؤں کے لوگوں کو سیلاب کی زد سے بچایا۔ یہ تکلیف صرف ایک رات کی تکلیف تھی۔ لیکن ایسٹ پاکستان کا قریباً

سارا علاقہ

بیس پچیس دن سے اس قدر تکلیف میں مبتلا ہے۔ کہ وہ بانسوں کی بنی ہوئی چھتوں پر سوتے ہیں۔ اور انہی پر کھانا پکاتے ہیں۔ تم خود ہی سمجھ سکتے ہو۔ کہ بانسوں کی چھتوں پر وہ روٹی کیا پکائیں گے۔ گھاس پھوس پر آگ جلائی جائے۔ تو وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس لئے خیالی طور پر ہی روٹی پکتی ہوگی۔ یعنی وہ ویسے ہی آٹا وغیرہ پھانک کر گزارہ کرتے ہوں گے۔ ان حالات میں

ہمارا فرض

ہے۔ کہ ہم لوگ جو اس مصیبت سے محفوظ ہیں۔ اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں۔ جو اس وقت مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ہمارے ملک کی ذہنیت ایسی خراب ہو چکی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مصیبت میں مبتلا لوگوں سے وہ ہمدردی کا اظہار کریں۔ اور ان کے لئے قربانی اور ایثار

سے کام لیں۔ وہ اور زیادہ لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسٹ پاکستان میں اس دفعہ زیادہ بارش ہوئی۔ اور وہاں خطرناک سیلاب آیا ہوا ہے۔ یہاں بارش بہت کم ہوئی ہے۔ لیکن اس علاقہ میں غلہ ضرورت سے دس فی صدی زیادہ پیدا ہوا تھا۔ مگر ادھر مشرقی بنگال میں سیلاب آیا۔ اور ادھر بعض علاقوں میں

غلہ کی قیمت

۱۶ روپے من ہو گئی۔ پھر یہ خبر مجھے سندھ میں پہنچ گئی تھی۔ کہ یہاں گھی کا بھاؤ ساڑھے چھ روپیہ فی سیر ہو گیا ہے۔ سندھ میں گھی کا بھاؤ پنجاب سے ایک روپیہ فی سیر ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں بھینسیں رکھنے کا رواج نہیں۔ وہاں لوگ گائیں رکھتے ہیں۔ پھر وہ جانوروں کی پرورش بھی اچھی طرح نہیں کرتے۔ پھر گھی بھی کم نکالتے ہیں۔ وہاں لوگ سالن نہیں پکاتے۔ روٹی دودھ کے ساتھ کھا لیتے ہیں۔ یا لسی کے ساتھ روٹی کھاتے ہیں۔ اس لسی میں سے مکھن کم نکالتے ہیں۔ تا لسی چکنی رہے۔ پس گھی کی طرف ان کی توجہ کم ہے۔ پنجابی لوگ جو وہاں آباد ہیں۔ وہ بھینسیں رکھتے ہیں۔ اور گھی انہی سے ملتا ہے۔ اس لئے یہاں اگر گھی کا بھاؤ تین روپے سیر ہو۔ تو وہاں چار روپے سیر ہوتا ہے۔ یہاں چار روپے سیر ہو۔ تو وہاں پانچ روپے سیر ہوتا ہے۔ یہاں پانچ روپے سیر ہو۔ تو وہاں چھ روپے سیر ہوتا ہے۔ لیکن اس دفعہ وہاں گھی کا بھاؤ ساڑھے چار روپیہ فی سیر ہے۔ اور یہاں چھ ساڑھے چھ روپیہ فی سیر ہے۔ حالانکہ پنجاب میں گھی کثرت سے ملتا ہے۔ پھر ریلیں اور سڑکیں ایک علاقہ کو دوسرے علاقہ سے ملاتی ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ گھی کا بھاؤ اس قدر بڑھ جائے۔ گندم اور گھی کا بھاؤ بڑھ جانے کی

وجہ صرف یہی ہے

کہ لوگوں نے دیکھا۔ کہ مشرقی پاکستان پر اس وقت مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اب وہاں گھی اور گندم جائے گی۔ اس لئے موقع ہے جس قدر لوٹ سکو لوٹ لو۔ حالانکہ ان لوگوں کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہاں مصیبت آئی ہے۔ تو اس قسم کی مصیبت یہاں بھی آ سکتی ہے۔ یہ کوئی شرافت اور ایمانداری نہیں۔ کہ تم گھی مہنگا کر دو اس لئے کہ گھی مشرقی بنگال جاتا ہے۔ تم گندم مہنگی کر دو اس لئے کہ گندم مشرقی بنگال جاتی ہے۔ جب غلہ مہنگا ہوتا ہے۔ تو اس کا کوئی سبب ہوتا ہے۔ ملک میں اس سال غلہ اس قدر پیدا ہوا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ گورنمنٹ نے گندم کا

نرخ ۹/۴/۰ روپے فی من مقرر کیا تھا۔ بازار میں گندم پانچ چھ روپے فی من کے حساب سے ملتی رہی ہے۔ سندھ میں تو گندم بعض جگہ چار چار روپے فی من کے حساب سے بھی بکی ہے۔ لوگوں نے شور مچایا۔ اور کہا کہ اگر گندم کی قیمت عملی طور پر یہی رہی۔ تو ہم مالیہ بھی اسی قیمت کے حساب سے دیں گے۔ کیونکہ سندھ میں مالیہ فصل کی قیمت کے حساب سے ہوتا ہے۔ اس پر گورنمنٹ نے اپنے مفاد کی خاطر مقررہ کردہ قیمت پر گندم کی خرید شروع کی۔ اس نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اگر سارے ملک میں

دس لاکھ ایکڑ

گندم کاشت ہو۔ اور اوسط قیمت چھ روپے ہو۔ اور فرض کرو۔ ہمیں دس روپیہ فی ایکڑ مالیہ ملے۔ تو کل مالیہ ایک کروڑ روپے ملیگا۔ لیکن اگر اوسط قیمت -/۹ روپے فی من ہو۔ تو مالیہ ڈیڑھ کروڑ ملے گا۔ ہمارا اس وقت پچاس لاکھ کا نقصان ہو رہا ہے۔ ہم کیوں نہ کچھ گندم مقرر کردہ نرخ پر خرید لیں۔ اگر ہم دو لاکھ من گندم خرید لیں۔ تو ہمیں پانچ چھ لاکھ روپیہ کا گھاٹا پڑے گا۔ اور باقی مالیہ بچ جائے گا۔ پس گورنمنٹ نے خیال کیا۔ کہ اگر ہم دو تین لاکھ من گندم خرید لیتے ہیں تو نقصان تو دس لاکھ روپیہ کا ہوگا۔ اور باقی روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ اور اگر ہم گندم نہیں خریدتے تو پچاس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگا۔ اس لئے انہوں نے گندم خریدنے کا فیصلہ کیا۔ اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد انہوں نے زمینداروں کو یہ نوٹس دے دیا۔ کہ چونکہ تم لوگ گندم وقت پر مارکیٹ میں نہیں لائے۔ اس لئے ہم آئندہ اس بھاؤ پر گندم کی خرید نہیں کریں گے۔ بہرحال یہاں کے لوگوں نے بجائے

ہمدردی کا اظہار

کرنے کے الٹا نمونہ دکھایا۔ بجائے اس کے کہ وہ انہیں ضرورت کی چیزیں مہیا کرتے۔ انہوں نے یہ سمجھا۔ چونکہ گھی کی اس وقت ضرورت ہے۔ اس لئے اسے مہنگا کر دو۔ گندم کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کا نرخ بڑھا دو۔ اور اس طرح خوب فائدہ اٹھاؤ۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ کہ کسی شخص کے پاس پانی ہو۔ اور اس کے پاس دوسرا شخص پیاسا مر رہا ہو۔ لیکن وہ کہے۔ کہ میں پانی ۲۵ روپے سیر بیچتا ہوں۔ یہ طریق نہایت ناواجب اور ناشائستہ ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ پاکستانیوں کے پاس نہ غلہ ہے اور نہ بھینسیں ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ غلہ بھی موجود ہے۔ اور گھی بھی موجود ہے۔ صرف

لوٹ کا احساس

ہے۔ جس نے ان چیزوں کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ حالانکہ ہر پاکستانی کو سمجھنا چاہیئے تھا۔ کہ اس موقع پر مجھے ان اشیاء کی قیمت نہیں بڑھانی چاہیئے۔ اس لئے کہ اس کی میرے بھائیوں کو ضرورت ہے۔ اگر قیمت میں فرق پڑ گیا۔ تو کیا حرج ہے اگر خدانخواستہ ویسٹ پاکستان پر مصیبت آتی۔ تو ایسٹ پاکستان والوں کا فرض ہوتا۔ کہ وہ اس کی خاطر قربانی کرتے

بہرحال میں

جماعت کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ وہ قربانی کر کے مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کریں۔ اس سلسلہ میں کراچی کی جماعت نے سب سے پہلے قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے پانچ ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا۔ جس میں سے تین ہزار روپے سے اوپر چندہ انہوں نے جمع کر لیا ہے۔ جن جماعتوں نے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ چندہ جمع کریں۔ اور اسے مرکز میں بھیجیں۔ مرکز بھی اپنے پاس سے کچھ رقم دے گا۔ کیونکہ ان لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اخراجات کو کم کر کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے کچھ رقم نکالیں۔ پھر جو رقم جمع ہو۔ اس میں سے کچھ رقم حکومت کے مقرر کردہ نظام کو بھیج دی جائے۔ اور کچھ رقم جماعت کو بھیج دی جائے تاکہ وہ اسے اپنے ہمسایوں میں خود تقسیم کرے۔ اس طرح

برادرانہ تعلقات

بڑھتے ہیں۔ بعض جگہوں پر تحریک کی گئی ہے۔ کہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک ایک دن کی تنخواہ دے دی جائے۔ چنانچہ لائل پور میں ایک مل میں اس قسم کی تحریک کی گئی۔ تو ۳۷ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ گویا ان کے ایک ماہ کی تنخواہ کا بجٹ گیارہ لاکھ دس ہزار روپے ہے۔ اور ایک سال کی تنخواہ کا بجٹ ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ ہے۔ ہماری جماعت کی تنخواہیں اتنی نہیں۔ پھر ہماری جماعت کے دوستوں کی توجہ

تجارت اور صنعت و حرفت

کی طرف نہیں۔ بلکہ اگر کسی کو کوئی کام آتا ہو تو وہ بھی چاہتا ہے۔ کہ یہ کام میرے تک ہی محدود رہے۔ ابھی تک ہمارے ملک میں یہ حس پیدا نہیں ہوئی۔ کہ پیشے اور ہنر دوسروں کو سکھائے جائیں۔ اگر کوئی ٹرنک بنانا جانتا ہے۔ تو وہ چاہتا ہے کہ یہ فن اب میرے تک ہی محدود رہے۔ اگر کوئی بوٹ بنانا جانتا ہے۔ تو وہ چاہتا ہے۔ کہ یہ کام میرے تک ہی محدود رہے۔ لیکن جو سکھاتا ہے۔ اس کی قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ سیکھنے والا اور اس کے رشتہ دار فوراً شور مچاتے ہیں۔ کہ سیکھنے والے کو تنخواہ نہیں دی جاتی۔

یورپ کی کتابیں

پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں جو لوگ کام سیکھتے ہیں۔ وہ سکھانے والے کو بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں۔ لیکن یہاں ایسا نہیں۔ یہاں اگر کوئی شخص کسی کے پاس اپنا بیٹا کام سیکھنے کے لئے بھیجتا ہے۔ تو وہ میرے پاس اس قسم کی شکایت کرتا ہے۔ کہ میں پندرہ دن سے کام سیکھنے کے لئے اپنے بیٹے کو فلاں کے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ اسے تنخواہ نہیں دیتا۔ حالانکہ جب تک وہ کام سیکھتا ہے۔ وہ سکھانے والے کی چیزیں بگاڑتا ہے۔ اسے فائدہ نہیں پہنچاتا۔ ولایت میں چھوٹے چھوٹے پیشے سیکھنے کے لئے دو دو سال تک پریکٹس کرنی پڑتی ہے۔ پھر کہیں جا کر تنخواہ کی امید کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں پندرہ دن کے بعد ہی شکایات آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہم جب بچے تھے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رض حضرت نانا جان سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ اپنے چھوٹے بیٹے محمدؐ اسحاق کو دین کے لئے وقف کر دو۔ وہ جواب دیا کرتے تھے۔ کہ پھر وہ کھائے گا کہاں سے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رض فرماتے۔ آپ نے اپنے ایک لڑکے کو ڈاکٹر بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا رزق بھی اسے دے دیگا۔ میری صحت خراب تھی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم مولوی صاحب سے کچھ طب پڑھ لو۔ کیونکہ یہ ہمارا خاندانی پیشہ ہے۔ اسی طرح قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ جب میں نے حضرت خلیفہ اول رض سے طب اور دینیات پڑھنی شروع کی۔ تو نانا جان مرحوم نے میر محمدؐ اسحاق صاحب رض کو بھی میرے ساتھ بھجوا دیا۔ میری عمر ۱۳، ۱۴ سال کی تھی۔ اور میر صاحب رض کی عمر مجھ سے دو سال کم تھی۔ پہلے دن جب وہ پڑھ کر آئے۔ تو نانی اماں رض نے لطیفہ سنایا۔ کہ جب اسحاق سونے لگا۔ تو اس نے کہا۔ مجھے صبح جلدی جگا دیں۔ کیونکہ حضرت خلیفہ اول رض کے پاس کثرت کے ساتھ مریض آتے ہیں۔ اور انہیں انتظار میں گھنٹوں بیٹھنا پڑتا ہے۔ میں صبح صبح جا کر مریضوں کے لئے نسخے لکھوں گا۔ تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ اس پر وہ بھی ہنسے اور ہم بھی۔ ہم میر صاحب رض سے مذاق بھی کیا کرتے تھے۔

لیکن وہ تو بچوں کی باتیں تھیں۔ بڑوں کو یہ باتیں نہیں سجتیں۔ بڑوں میں کچھ فہم اور فراست ہوتی ہے۔ وہ اگر ایسا کریں کہ ادھر لڑکا سکول میں داخل کیا۔ اور ادھر اس کی تنخواہ کا مطالبہ شروع کر دیا۔ تو وہ پاگل سمجھے جائیں گے۔ حالانکہ کام سکھانے والا تو اس پر احسان کر رہا ہے جب وہ اچھی طرح فن سیکھے گا۔ تو اپنا کام الگ شروع کرے گا۔ یورپ کی کتابیں پڑھ لو ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کوئی پیشہ ایسا نہیں۔ جس میں شاگرد کچھ لے۔ وہ کچھ لیتا نہیں۔ بلکہ استاد کو کچھ رقم دیتا ہے۔ استاد کام بھی سکھائے گا۔ اور اس کے بدلہ میں کچھ لیگا بھی۔ لیکن یہاں ایسا نہیں۔ یہاں اگر کوئی کام سیکھنے لگ جاتا ہے۔ تو پندرہ دن کے بعد یہ شکایت کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ وہ مجھے تنخواہ نہیں دیتا اگر ہمارے دوست پیشوں کی طرف توجہ کرتے تو ہماری جماعت میں بھی پیشے آجاتے۔ مگر ابھی ہماری جماعت غرباء کی جماعت ہے۔ اگر اس کے پاس روپیہ ہے۔ تو صرف اس وجہ سے کہ ان میں ہر ایک کچھ نہ کچھ دیتا ہے۔ بیچ میں کچھ بے ایمان بھی آجاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اکثریت بے ایمانی سے محفوظ رہتی ہے۔ دوسری انجمنوں میں کھانے والے زیادہ ہوتے ہیں اسلئے روپیہ نظر نہیں آتا۔ ہم بے ایمانی کو پوری طرح روک تو نہیں سکتے۔ لیکن

جماعت کی اکثریت

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہے۔ جو ایماندار ہے۔ اور اگر ایماندار نہیں۔ تو اس میں اتنی غیرت ضرور ہے کہ جماعت کا روپیہ نہیں کھاتا۔ چنانچہ دیکھ لو سیکرٹریان مال ہمارے ملازم نہیں لیکن وہ روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اور یہاں بحفاظت پہنچاتے ہیں۔ یہ مثال اور کہیں بھی نہیں پائی جاتی۔ کہ سینکڑوں روپے غریبوں کے پاس جمع ہوں۔ اور وہ ملازم بھی نہ ہوں۔ لیکن روپیہ بحفاظت مرکز میں پہونچ جاتا ہو۔ صرف چند مثالیں ایسی ملی ہیں۔ کہ انہوں نے روپیہ کسی حد تک خود برد کر لیا۔ لیکن ایک بھی مثال ایسی نہیں ملی۔ کہ کسی نے سارا روپیہ کھا لیا ہو۔ یا پھر اسے واپس نہ کیا ہو۔ ایک دفعہ ایک غریب آدمی تھا اس نے کچھ روپیہ کھا لیا۔ اسکے پاس کچھ زمین تھی۔ جب وہ پکڑا گیا۔ تو اس نے کہا۔ میری غلطی ہے۔ اس وقت روپیہ تو نہیں زمین میرے پاس ہے۔ وہی لے لیں۔ اور اپنا روپیہ پورا کر لیں۔ پس اگر جماعت میں اس قسم کے غلطی

کرنے والے ملتے بھی ہیں۔ تو وہ بھی مطالبہ پر رقم کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں اس قسم کی

متعدد مثالیں

پائی جاتی ہیں۔ اور دو تین مثالوں کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ جب یہاں سے نظارت نے یہ نوٹس دیا کہ سال ختم ہو رہا ہے۔ تم روپیہ جلدی بھیجو۔ تو سیکرٹری مال نے روپیہ اپنے پاس سے بھجدیا۔ اور خود چندہ بعد میں جمع کیا غرض ہم میں قربانی کرنے والے دوسروں سے زیادہ ہیں۔ اسلئے ہم باوجود کمزور ہونے کے اچھا نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ کراچی کی جماعت کو دیکھ لو۔ وہ چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن انہوں نے مشرقی پاکستان کے مصیبت زدوں کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی رقم دی ہے۔ اس سے پہلے وہ کئی اور اخراجات بھی برداشت کر چکے ہیں اور کئی اخراجات ابھی برداشت کر رہے ہیں۔ پھر بھی انہوں نے قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ پس جماعت کے تمام دوستوں کو چاہیے وہ زمیندار ہوں۔ پیشہ ور ہوں یا ملازم ہوں میں نصیحت کرتا ہوں وہ اس موقع پر چندہ جمع کر کے اپنی

حب الوطنی کا ثبوت

دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ حب الوطن من الایمان حب الوطنی بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اگر تم ان مصائب میں حصہ نہیں لیتے۔ تو جب لڑائی کا سوال پیش آئے گا۔ تو تم کیا کرو گے۔ پارٹیشن کے موقعہ پر جو حالات بگڑے تھے۔ وہ صرف سکھوں کی وجہ سے ہی نہیں تھے۔ بلکہ بعض جگہوں پر مسلمانوں کی وجہ سے بھی حالات بگڑ گئے تھے۔ مجھے کئی لوگوں نے بتایا۔ کہ ہم سے قسمیں لی گئی تھیں کہ تم نے فلاں جگہ کے مسلمانوں کی مدد نہیں کرنی۔ چنانچہ مسلمانوں کے گاؤں لٹ رہے تھے۔ لیکن دوسرے مسلمانوں نے انہیں بچایا نہیں۔ پھر خود ان پر حملہ کر کے سکھوں نے انہیں تباہ کر دیا۔ پس پیشتر اس کے کہ دشمن تمہیں پارہ پارہ کر کے مار دے۔ تم اپنے اندر حب الوطنی کا احساس پیدا کرو ہمارے علاقہ کی مختلف اقوام کے افراد میں اپنی

قومیت کا احساس

پایا جاتا ہے۔ ایک کہتا ہے۔ میں جٹ ہوں۔ میں صرف کسی جٹ کو ہی اپنی لڑکی دوں گا۔ دوسرا کہتا ہے۔ میں ارائیں ہوں۔ اسلئے میں کسی غیر ارائیں کو لڑکی نہیں دوں گا۔ اب دیکھو یہ ایک خیالی بکا ہے۔ جو قائم کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس خیال میں کوئی حقیقت نہیں۔ کیونکہ جٹ قوم بحیثیت جٹ کسی منظم حکومت میں دوسروں کی کوئی مدد نہیں کر سکی۔ اسی طرح ارائیں قوم بحیثیت ارائیں کسی منظم حکومت میں ارائیوں کی کوئی مدد نہیں کر سکی۔ لیکن وطنی بطور وطنی کے ایسا کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں انہیں قانون اٹھا رہا ہوتا ہے۔ مثلاً ایسٹ پاکستان پر حملہ ہو جائے۔ تو ویسٹ پاکستان کے باشندوں کو حکومت مجبور کرے گی کہ وہ دشمن کا مقابلہ کریں۔ لیکن اگر کسی جٹ پر حملہ ہو۔ تو دوسرے جٹ کو مدد کرنے پر حکومت مجبور نہیں کرے گی۔ مثلاً چوہدری ظفراللہ خاں صاحب جٹ قوم سے ہیں۔ لیکن جب ان پر حملہ ہوتا ہے۔ تو جٹ قوم کے دوسرے افراد کو ان کی مدد کا کوئی خیال بھی نہیں آتا۔ وہ اپنی قوم کی تباہی دیکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک دوسرے کی مدد کا خیال نہیں کرتے۔ لیکن اگر ایسٹ پاکستان پر حملہ ہو جائے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو کہ حکومت چپ کر کے بیٹھ رہے گی۔ وہ تم پر زائد ٹیکس لگائے گی۔ وہ جبری بھرتیاں کرے گی۔ وہ ریلوں اور سڑکوں پر قبضہ کرے گی۔ وہ تمہارے سفروں پر پابندی لگا دے گی۔ اور چاہے تم ننگے پھرو۔ وہ کپڑے پر قبضہ کرے گی۔ اس لئے کہ ایسٹ پاکستان ہماری

وطنیت کا حصہ

ہے۔ اور وطنیت کا جذبہ قومیت کے جذبہ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکے پیچھے حکومت ہوتی ہے۔ یہ جذبہ اگر ہم اپنے اندر پیدا کر لیں۔ تو دیکھو ہمارے اندر دوسروں کی ہمدردی اور قربانی کا مادہ کس قدر پیدا ہو۔

پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ اس کے اندر بعض چیزیں آہستہ آہستہ پیدا ہوں گی۔ مثلاً اب مشرقی پاکستان میں سیلاب آیا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے لوگ ان کو بھائی سمجھ کر مدد کریں۔ تو جب بچے اپنے ماں باپ کو مدد کرتے دیکھیں گے۔ تو انہیں بنگالیوں کی تکلیف دیکھ کر خود بخود ان سے ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔ پس تم حسب توفیق اس چندہ کے لئے وعدے کرو اور پھر ان وعدوں کو جلد ادا کر دو۔ چھ سات ماہ تک ادائیگی کو لیٹ نہ کر دیا جائے۔ کیونکہ اس وقت تک اس رقم کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ میں پہلے تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کسی کو تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح اس مصیبت میں بھی

لمبا وعدہ درست نہیں

جو کچھ دینا ہے۔ دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک کے متعلق دس پندرہ دن تک الفضل میں چوکھٹے کے اندر اعلان شائع کر دے۔ اور دوستوں کو تحریک کرے کہ جو کچھ میسر ہے۔ دیدو چاہے دو ہزار روپیہ اکٹھا ہو یا دس بیس ہزار روپیہ اکٹھا ہو۔ اگر وہ وقت پر قوم کے کام آجائے۔ تو تم قوم اور خدا کے سامنے شرمندہ نہیں ہو گے۔ تم قوم کے سامنے یہ کہہ سکو گے کہ وقت پر ہم نے اپنے آپ کو پاکستانی ثابت کر دیا ہے

اور

خدا تعالیٰ کے سامنے

بھی یہ کہہ سکو گے کہ جب تیرے بندے تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ تو ہم نے ان کی تکلیف کے ازالہ میں ان کی پوری

لجنات اماء اللہ فوری طور پر بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کرنے کی پرزور اپیل فرمائی ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔ کہ فوری طور پر اپنے اپنے مقام پر مستورات سے چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ یہ چندہ فوری طور پر ایک ہفتہ کے اندر اندر جمع ہو جانا چاہیئے۔ کوشش کریں کہ ہر عورت اس چندہ میں شامل ہو۔ اور کوئی بہن اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ وعدہ کا وقت اتنا نہیں ہے۔ جو پاس ہو وہ دے دیں۔ تاکہ مستحقین کی بروقت امداد کی جا سکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

اٹھرا پلز:۔ مجرب مانع اسقاط حمل محافظ صحت زچہ و بچہ۔ مکمل کورس بارہ روپے ۱۲/- ایک ماہ سوا روپیہ ۱/۴ :۔ مسیح الملک دواخانہ دہلی ۲۲ جونگی راولپنڈی

مولانا عبدالمجید صاحب سالک ایڈیٹر روزنامہ انقلاب لاہور

طبیہ عجائب گھر کو میں نے ایک بات میں نہایت بے نظیر پایا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر چیز عمدگی اور نفاست کے اعتبار سے لاثانی مل سکتی ہے۔ آپ ایک دو آزمائش کے طور پر منگائیے۔ اور پھر دوسرے دواخانوں کی بہم پہنچائی ہوئی دوا سے مقابلہ کیجئے۔ تو آپ کو میری گذارش کی اہمیت معلوم ہو جائیگی۔

خالص عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کے لئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانوں سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے۔ اور پھر قیمتیں بڑے دواخانوں کے مقابلہ میں یقیناً کم ہیں

طبی ضرورت کے لئے یہ پتہ یاد رکھئے۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۰۹ لاہور

مقامی اصحاب صبح ۷ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک اور شام کو ۵ بجے کے بعد طبیہ عجائب گھر دہلی دروازہ ماتھر سٹریٹ اندرون بھاٹی گیٹ، دفتر رفتار زمانہ سے دوائیں حاصل کر سکتے ہیں۔

تریاق چشم رجسٹرڈ

سندات غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

تریاق چشم رجسٹرڈ۔ یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جو گکروں کو زائل کرنے میں بالکل بے ضرر اور سریع التاثیر ہے۔ "تریاق چشم" فوری طور پر پھپھڑوں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں کی خارش۔ کھجلی۔ گید۔ اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ پھپھڑ اگر گل گئے ہوں۔ یا پلکیں گر رہی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا روشنی میں نہ کھلتی ہوں۔ اور طالب علم مطالعہ سے عاجز آ گئے ہوں۔ اور گکروں کی وجہ سے موسلا دھار پانی بہتا ہو۔ اور گکروں کی وجہ سے مریض ڈھاڑیں مارتا ہو۔ تو ایک چٹکی دوا سے فوراً آسکین ہو جاتی ہے۔ بعض مایوس مریض تو مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کے لئے تیار ہو چکے تھے۔ مگر ناگہاں اس دوا کا پتہ مل گیا اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے۔

تریاق چشم بڑے بڑے ڈاکٹروں۔ اعلیٰ سرکاری افسروں۔ کالج کے پروفیسروں اخبارات کے ایڈیٹروں و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دیئے ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

المشتہر:۔ مرزا حاکم بیگ موجد تریاق چشم حویلی منصف چنیوٹ ضلع جھنگ

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

(منیجر اشتہارات)

حب رحمت

اٹھرا کی اکسیر گولیاں جن کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہوں۔ ان کے لئے یہ گولیاں رحمت ہیں قیمت مکمل کورس گیارہ روپے معہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبیداللہ رانجھا ربوہ ضلع جھنگ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

انگریزی ادویات تھوک و پرچون انارکلی لاہور سے سستی۔ ڈاکٹر نزیل نکٹرین فارمیسی نزد نگار سینما لاہور سے منگوائیں

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو ۔۔۔ بجلی ۔۔۔ بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

سرمہ ممیرا خاص

قادیان کا مشہور اور بے نظیر تحفہ

مقوی بصر ادویات کا مجموعہ اس کا چند روزہ استعمال ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ دھند جالا۔ پانی کا بہنا۔ ناخونہ جیسی موذی مرض سے نجات دلاتا ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپے چھ ماشے ایک روپیہ دس آنے تین ماشہ پندرہ آنے

تریاق کبیر اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔ تاکہ ہر بیماری کا بروقت علاج ہو سکے اور ڈاکٹر کی ضرورت نہ پڑے۔ یہ تریاق ہیضہ پیٹ درد بہر و دو نت درد کھانسی۔ نزلہ۔ بچھو یا سانپ کاٹے تو اس کے استعمال سے بہت جلد تسکین ہوتی ہے قیمت ننھی شیشی دس آنے۔ درمیانی شیشی چودہ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

بوڑھے جوان

بن سکتے ہیں

ساٹھ سالہ بوڑھے اٹھارہ سالہ جوان کی طاقت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں

ہر قسم کی پوشیدہ امراض سے شفایاب ہو سکتے ہیں۔

- بے اولادوں کو اولاد مل سکتی ہے
- مایوس اور لاعلاج عورتوں کی خاص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے

بشرطیکہ آپ

ڈاکٹر کوکب بازار حکیماں بھاٹی گیٹ کی خدمات حاصل کریں

رعایت

اردو و انگریزی کی چھپائی میں خاص

ایک ہزار اشتہار معہ کاغذ

صرف تین روپے میں

علاوہ ازیں کیش میمو۔ رسید بک۔ لیٹر فارم وغیرہ ہر چیز کی چھپائی رعایتی نرخوں پر کی جاتی ہے۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیے

نور پرنٹنگ ایجنسی کارپوریشن شالامار چوک نسبت روڈ۔ لاہور

رجسٹرڈ حب اٹھرا

اسقاط حمل کا مجرب علاج

قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸

مکمل کورس گیارہ روپے ۱۲ آنے ۱۳ چودہ روپے

ملنے کا پتہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان نکاح

عزیزم سعید علی خان صاحب ابن حکیم یوسف علی صاحب فلیمنگ روڈ کا مفرح حیات دواخانہ لاہور کا نکاح مسماۃ مبارکہ بیگم بنت چوہدری عبداللہ خان صاحب بعوض مبلغ پانچصد روپیہ مہر پر حکیم عطاء الرحمن صاحب نے لاہور کینٹ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے برکت کا موجب بنائے

دلاور علی خان فلیمنگ روڈ لاہور

احمدیت کے خلاف

پانچ اعتراضات

معہ جواب

بجناب حضرت امام جماعت احمدیہ

اردو و انگریزی میں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بیاہ شادیوں کے لئے ہر قسم کا کپڑا دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں:۔ محمد شفیع محمد افضل

ڈھاکہ نرائن گنج اور تیج گاؤں کے سیلاب زدہ علاقوں میں خدام الاحمدیہ کی مساعی

خدام ریلیف سنٹروں میں کام کرنے کے علاوہ دیہات میں جا جا کر ضروری اشیاء اور ادویات بھی تقسیم کر رہے ہیں

چٹاگانگ بذریعہ ڈاک مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ڈھاکہ سے اپنے تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ ایسٹ بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ڈھاکہ۔ نرائن گنج اور تیج گاؤں کے خدام بدستور ریلیف کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ڈھاکہ کے گیارہ خدام نے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کی اپیل پر ریلیف کے کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان کے نام ریلیف کمشنر کے پاس بھجید یئے گئے۔ خدام کے فنڈ میں سے کلرا اور ٹائیفائیڈ کے انجکشن بھی خریدے گئے ہیں۔

نرائن گنج میں تقریباً پندرہ خدام باقاعدہ ریلیف سنٹروں میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ خدام کے بعض وفود نرائن گنج سے باہر بھی انجکشن اور ادویات اور دیگر ضروری اشیاء تقسیم کرنے کے لئے جاتے رہے۔ نذر الاسلام صاحب جنرل سیکرٹری کی زیر قیادت آٹھ خدام کا ایک وفد ۶ ستمبر ۱۹۵۴ء کو نرسندی میں گیا۔ یہ وفد اپنے ساتھ تقریباً چھ ہزار آدمیوں کے لئے انجکشن اور دیگر ضروری ادویات ہیں۔

تیج گاؤں میں مولوی سید اعجاز احمد صاحب کے زیر اہتمام خدام ریڈ کراس کے ساتھ مل کر باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ تیج گاؤں کے ارد گرد سیلاب زدہ علاقوں میں جاتے رہے اور مفلوک الحال کسانوں میں ادویات اور کھانے پینے کی اشیاء نیز اپنے کپڑے برتن اور صابن وغیرہ ضروری اشیاء تقسیم کی گئیں۔ اور کافی لوگوں کو انجکشن بھی دیئے گئے۔

سندھ میں کپاس کی پیداوار میں دس لاکھ گانٹھوں کا اضافہ ہو جائیگا

کراچی ۱۳ ستمبر: کپاس کی بیرونی اور اندرونی مانگ کو پورا کرنے کے لئے سندھ کپاس میں سالانہ دس لاکھ گانٹھوں کا اضافہ کریگا۔ اس وقت سندھ میں پندرہ لاکھ گانٹھ کپاس پیدا ہوتی ہے جو آئندہ پچیس لاکھ گانٹھ سالانہ تک پہنچ جائیگی جدید طریقوں کے ذریعہ کاشت کرنے سے پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔ پیداوار میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اچھی قسم کی کپاس کی کاشت پر بھی توجہ کی جائے گی۔ تاکہ فی ایکڑ قیمت بڑھ جائے۔

درخواستہائے دعا

میری بڑی بچی تنظیمہ خالدہ کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور کمزور بہت ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری اس بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ راہبہ عبادالله گیانی گجرانوالہ

(۲) میرے والد محترم شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کا میو ہسپتال میں ایک اپریشن منگل کو ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے (شیخ فضل احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر)

کولمبو منصوبہ کی وجہ سے پاکستان میں بجلی کی پیداوار دگنی ہو گئی

لندن ۱۳ ستمبر: ٹائمز آف لندن نے لکھا ہے کہ کولمبو منصوبہ کے شریک ملکوں کو اس منصوبہ سے بے حد فائدہ پہنچا ہے۔ اس کا اصل اندازہ تو اس وقت ہو سکے گا جب آئندہ ماہ اوٹاوہ کے مقام پر کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ تاہم اس کا ہلکا سا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جب سے یہ منصوبہ شروع ہوا ہے۔ پاکستان میں بجلی کی پیداوار دگنی ہو گئی ہے۔

چین کسی حالت میں بھی فارموسا فتح نہیں کر سکتا

واشنگٹن ۱۳ ستمبر: امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ چینی کمیونسٹ کسی حالت میں بھی فارموسا فتح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایسا کرنے میں انہیں زبردست امریکی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکہ کی طرف سے فارموسا کی حفاظت ہر حال میں کی جائیگی

بقیہ صفحہ ۲ ایڈیٹوریل

از سر نو پھر وہی فتنہ بیدار کیا جائے۔ جو دولتانہ وزارت کے عہد میں مارشل لاء پر جا کر منتج ہوا تھا اور جس کی وجہ سے ملک و قوم کو نہ صرف سخت جانی و مالی نقصان پہنچا بلکہ تمام دنیا کی اقوام میں پاکستان اور اسلام کا نام بھی بدنام ہوا

ان دو مولاناؤں نے اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے جو وطیرہ اختیار کر رکھا ہے یہ ہے کہ ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر "مرزائی اور غیر مرزائی" کا سوال اٹھاتے رہتے ہیں۔ جس سے ان کی غرض صاف یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے لئے بھی وہی مشکلات پیدا کریں۔ جو دولتانہ حکومت نے اپنے لئے پیدا کی تھیں۔ لیکن ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ وہ اپنے ارادہ میں ناکام ہوں گے۔ کیونکہ حکومت ان کے ہتھکنڈوں کو اچھی طرح سمجھتی ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کرے گی۔

ضلع لائلپور کی جماعتوں کا دورہ

مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق خاکسار ضلع لائل پور کی جماعتوں کا دورہ کرے گا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ ضلع میرے ہمراہ ہوں گے۔ جن جماعتوں کی اطلاع کے لئے پروگرام شائع کیا جا رہا ہے۔ محمد احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور

تاریخ	نام مقام	مندرجہ ذیل جماعتوں کے پریذیڈنٹ سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال صاحبان مقام دورہ پر مقررہ تاریخ کو تشریف لائیں اور حسابات ساتھ لائیں
۱۴/۹/۵۴	لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ر۔ب ۴ بجے شام	ستنگر ۲۶۶ ر۔ب۔ صابو آنہ۔ ڈوہکا دیوی ۷۷ ر۔ب
۱۵/۹/۵۴	گھسیٹ پور ۶۹ ر۔ب ۱۰ بجے صبح	کیمپ نگھر والا ۶۰ ر۔ب۔ بیدیانوالہ ۶۱ ر۔ب
۱۷/۹/۵۴	گوکھووال ۲۷۶ ر۔ب ۲ بجے دوپہر	کرتارپور ۲۷۵ ر۔ب۔ ۹۴ ج۔ب
۱۸/۹/۵۴	اتن ۸۹ ج۔ب ایک بجے دوپہر	۸۳ ج۔ب۔ ۸۶ ج۔ب۔ ۸۸ ج۔ب
۲۰/۹/۵۴	چک ۵۶۵ گ۔ب ۲ بجے شام	چک ۵۶۳ گ۔ب گنگاپور چک ۵۹۱ ر۔ب
۲۶/۹/۵۴	ہلولپور ۱۳۷ ر۔ب ۱۰ بجے صبح	لدھڑ۔ چوڑہی ۱۴۷ ر۔ب۔ گھمس ۱۳۹ ر۔ب۔ باہوالہ کھیوہ ۱۲۶ ر۔ب

۲۹/۹/۵۴ و ۳۰/۹/۵۴ ۱ اکتوبر ۱۲ [illegible] ۵۸/۳